



بسم الله الرحمن الرحيم

فُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَدِيقِينَ
ترجمہ: فرمادو: لا واقعی دلیل اگر پچھے ہو۔

بُرْهَانُ الصلوٰۃ

رسالہ حداہ میں خلی طریقہ نماز پر حاصلہ سیف کریمہ سے دلائل پیش کئے گئے ہیں،
نیز غیر مقلدین کے دلائل کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے جس سے
خلی طریقہ نماز صحیحاً اور آسان ہو گیا ہے۔

تألیف

متازِ ملت سید شاہ محمد متاز اشرفی

مہتمم دار العلوم اشرفیہ رضویہ کراچی

ناشر

دار العلوم اشرفیہ رضویہ سیکٹر 16 گلشن بہار اور گنگی ٹاؤن کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام	برھان اصلوٰۃ
تألیف	سید شاہ محمد متاز اشرفی
کمپوزر	حافظ محمد متاز علی اشرفی
پہلی بار طباعت	1998ء
دوسری بار طباعت	2012ء
قیمت	

ملنے کا پتہ

دار العلوم اشرفیہ رضویہ گلشن بہار اور گنگی ٹاؤن کراچی

فہرست مضمائیں

نمبر شار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	تقریب	۶
۲	مقدمہ	۷
۳	عرضی مؤلف	۱۰
۴	﴿لکھیر حرج یہ میں با تحکیمال سمجھا خالنا چاہیے ۴﴾	۱۲
۵	احناف کے دلاک	۱۲
۶	غیر مقلدین کے دلاک	۱۳
۷	غیر مقلدین کے دلاک کا جواب	۱۳
۸	﴿رفع المیدین ۸﴾	۱۵
۹	احناف کے دلاک	۱۵
۱۰	غیر مقلدین کے دلاک	۱۸
۱۱	غیر مقلدین کے دلاک کا جواب	۲۰
۱۲	﴿نام کے پیچے سورہ قاتح پڑھنا ۱۲﴾	۲۳
۱۳	احناف کے دلاک	۲۳
۱۴	غیر مقلدین کے دلاک	۲۶
۱۵	غیر مقلدین کے دلاک کا جواب	۲۸
۱۶	﴿آئین کہنا ۱۶﴾	۳۰
۱۷	احناف کے دلاک	۳۰
۱۸	غیر مقلدین کے دلاک	۳۱
۱۹	غیر مقلدین کے دلاک کا جواب	۳۱

نمبر شار	مضامین	صفحہ نمبر
۲۰	﴿با تحکیمال بانہ صحتا چاہیے ۴﴾	۲۲
۲۱	احناف کے دلاک	۲۲
۲۲	غیر مقلدین کے دلاک	۲۲
۲۳	غیر مقلدین کے دلاک کا جواب	۲۳
۲۴	﴿تشہد کے کمات ۴﴾	۲۴
۲۵	حدیث ابن مسعود ﷺ	۲۵
۲۶	کمات تشہد کی روایات	۲۶
۲۷	حدیث ابن مسعود ﷺ کی ترجیح کے وجوہات	۲۷
۲۸	﴿تمایز ورق ۸﴾	۲۸
۲۹	احناف کے دلاک	۲۹
۳۰	غیر مقلدین کے دلاک	۳۰
۳۱	غیر مقلدین کے دلاک کا جواب	۳۱
۳۲	﴿تمایز راوی ۱۲﴾	۳۲
۳۳	احناف کے دلاک	۳۳
۳۴	غیر مقلدین کے دلاک	۳۴
۳۵	غیر مقلدین کے دلاک کا جواب	۳۵
۳۶	﴿اقامت کا مسئلہ ۱۵﴾	۳۶
۳۷	احناف کے دلاک	۳۷
۳۸	غیر مقلدین کے دلاک	۳۸
۳۹	غیر مقلدین کے دلاک کا جواب	۳۹
۴۰	﴿شاعر ۱۹﴾ کا مسئلہ	۴۰

﴿تقریظ﴾

حضرت علامہ الحاج سید شاہ نعیم اشرف اشرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
سجادہ نشین جائس شریف رائے برلنی اعٹیا
باسمہ تعالیٰ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

کتاب "برہان الصلوة" مؤلفہ مولانا سید محمد متاز اشرف صاحب زیدت عالیہ پر ہی۔
محضرا لیف ہے مگر نہایت جامع اور مدلل۔ پہلا تاثر تو یہ ہے کہ نہایت احتیاط سے الفاظ کا
استعمال ہوا، کہیں خشونت ہے نہ تھی ہے نہ اختلاف ہے۔ غیر مقلدین صاحبان کے
دلائل بھی نقل فرمائے ہیں اور نہہب احاف کے دلائل بھی پیش کئے ہیں اور ہر مسئلہ میں
جو حما کہہ فرمایا ہے وہ نہایت محکم اور گراس قدر اسلوب بیان کے ساتھ کیا ہے۔ اپنے
محدود اور کمتر علم کے اعتراف کے باوجود میں نے اس کتاب میں ایک خاص درست یہ
پائی ہے کہ نماز میں کتنے "کتنے" ہیں احاف کے نزدیک اور کیا اضافہ کیا ہے غیر مقلدین
نے اور موقف احاف کی وجہ ترجیح بیان فرمائی ہے۔ فقیر کی ایک رائے یہ ہے کہ اسی
ایڈیشن میں یا دوسری طباعت میں تلقید اور انکار تلقید پر بھی روشنی ڈالی جائے تو کتاب کی
اقاویت میں بڑا اضافہ ہو گا۔

مولیٰ تعالیٰ مولانا کو اجر جزیل اور کتاب کو قبولیت عام نصیب فرمائے۔

۶ میں ثم ۲ میں

فقیر نعیم اشرف جیلانی

خادم سجادہ نشین اشرفیہ جائس شاخ رائے برلنی یونی
۱۳۱۹ھ رب طابق ۳ ذی بکری ۱۹۹۸ء

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۶۱	احاف کے دلائل	۳۷
۶۲	غیر مقلدین کی دلائل	۳۸
۶۳	غیر مقلدین کی دلائل کا جواب	۳۹
۶۴	﴿نماز میں سخت (خاموش) کا مسئلہ﴾	۴۰
۶۵	احاف کا نہہب	۴۱
۶۶	غیر مقلدین کا نہہب	۴۲
۶۷	سکوت والی حدیث	۴۳
۶۸	﴿جلس امراض کا مسئلہ﴾	۴۴
۶۹	احاف کے دلائل	۴۵
۷۰	غیر مقلدین کی دلائل	۴۶
۷۱	غیر مقلدین کی دلائل کا جواب	۴۷
۷۲	﴿کوئی وحی و حقیقت صحیح کا مسئلہ﴾	۴۸
۷۳	احاف کے دلائل	۴۹
۷۴	غیر مقلدین کے دلائل	۵۰
۷۵	غیر مقلدین کی دلائل کا جواب	۵۱
۷۶	احاف کے دلائل	۵۲
۷۷	غیر مقلدین کے دلائل کا جواب	۵۳
۷۸	﴿غائب﴾	۵۴
۷۹	علم حدیث میں امام ابوحنیف رحمۃ اللہ علیہ کا مقام	۵۵
۸۰	تحصیل علم حدیث اور امام صاحب	۵۶
۸۱	مجہد و ریدث میں فرق	۵۷
۸۲	امام صاحب اور قلیلت نوایت	۵۸
۸۳	عمل بالحدیث اور امام ابوحنیف رحمۃ اللہ علیہ	۵۹
۸۴	اذا صح الحدیث فهو منبهی کا کیا مطلب ہے؟	۶۰

﴿مقدمہ﴾

حضرت علام الحاج سید شاہ تراب الحنفی قادری دامت برکاتہم العالیہ
گلگال جماعت اہلسنت کراچی
بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے۔ مؤلف کا اسلوب تحریر نہایت سمجھیدہ اور سلیس ہے کہ مخالف بھی اس کتاب کو پڑھنے تو اس پر واضح ہو گا کہ اس سلسلے میں سراج الانوار امام عظیم ابو حنیفہ رض کا نام ہب کتنا ہیں اور مدل ہے۔ امام عظیم ابو حنیفہ رض کا دور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بہت قریب ہے۔ ظاہر ہے کہ جو تحقیق اس دور میں ہو سکتی تھی آج ممکن نہیں۔ امام عظیم ابو حنیفہ نے کئی صحابہ سے ملاقاتیں کیں۔ مکہ مردمہ مدینہ منورہ کا سفر بھی کیا۔ خود کوفہ، جہاں امام عظیم ابو حنیفہ رض نے آنکھ کھولی، حضرت علی رض کا دارالخلافہ ہونے کی وجہ سے وہ علم و فضل کا شہر بن گیا تھا۔ اہل کوفہ کی تعلیم و تربیت کیلئے امیر المؤمنین حضرت عمر رض نے مشہور صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رض کو تقرر فرمایا تھا۔ ائمہ علاء پستکروں صحابہ کرام علیہم الرضوان کوفہ میں موجود تھے۔ اس تعلق سے ہزاروں صحابہ کرام علماء و جیہد محدثین کے دور میں امام عظیم نے آنکھ کھولی۔ آپ کے علم و فضل کا اندازہ اس سے لگائیے کہ آپ نے اپنے پیچھے عظیم الشان ایک ہزار ایسے شاگرد چھوڑے، جنہوں نے اپنے علم و فضل سے دنیا کو ہر دیا۔ حضرت امام محمد، امام ابو یوسف، امام عبد اللہ بن مبارک، امام رُفر، حضرت داؤد طائی، حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہم اجمعین جیسی قد آور شخصیتیں اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ امام شافعی رض جو مجتہد فی المذہب ہیں، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں۔ شوافع کے مشہور محدث علامہ تاج الدین سکلی رض فرماتے ہیں کہ امام بخاری رض جو غیر مقلدین کے بھی سب سے زیادہ محبوب محدث ہیں، خود امام شافعی کے مقلد تھے۔ کتب صحاح سنه کے تمام محدثین چند واسطہ سے امام عظیم ابو حنیفہ رض کے شاگرد قرار پاتے ہیں۔ غیر مقلدین کیلئے افسوس کا مقام ہے کہ امام عظیم رض کا انکار کر کے ان مقلد محدثین پر کیسے اپنے دین کی بنیاد جاتے ہیں؟ بخاری و مسلم میں

فضل نوجوان حضرت مولانا سید محمد متاز اشرفی صاحب نے اس مسئلہ پر قلم اٹھایا اور ”برهان الصلوة“ کتاب ترتیب دی۔ جس میں موصوف نے حنفی نماز پڑھنے والے اعتراضات کا مکتوب جواب نہایت سمجھیدگی سے دیا ہے جو اس سلسلے میں کئے جاتے ہیں۔ مؤلف نے ان اعتراضات کا جواب دیکھا احادیث مقدسہ کی روشنی میں یہ ثابت کیا کہ ہماری نماز نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز کے میں مطابق

حضرت ابو حیرہؓ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والذی بیسہ لو
کان الدین معلقاً بالثربا لتناولہ رجل من فارس۔ ترجمہ: قسم اس کی جس کے قبضے
میں میری جان ہے اگر دین شریا پر بھی لٹکا ہوتا تو فارس کا ایک آدمی اسے حاصل کر لیتا۔

طبرانی نے حضرت ابن مسعودؓ کی روایت سے یہ حدیث نقل کی کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: لو کان الایمان عند الثربا لتناولہ رجال من ابناء فارس۔ ترجمہ:
اگر ایمان شریا کے پاس ہوتا تو فارسی اولاد میں سے بعض لوگ وہاں سے لے آتے غور
فرمائیے کہ فارسی انسل میں امام اعظم ابو حنیفہؓ کے سواں شان کاماں کوں ہو سکتا
ہے؟ علامہ ابن حجر شافعیؓ نے اپنی کتاب "الخیرات الحسان فی ترجمة ابی
حنیفة النعمان" میں یہ حدیث نقل فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ترفع زینت الدنيا سنة خمسين و مائة۔ ترجمہ: وَهَاهُ میں دنیا کی زینت اشہائی
لی جائے گی۔ امام ابن حجر باوجود شافعی مذهب ہونے کے زینت سے مراد امام اعظم ابو
حنیفہؓ کی ذات کو لیتے ہیں۔ اس سے امام اعظم کی رفتعت اور بلندی کا پتہ لگتا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ امام اعظم ابو حنیفہؓ کے درجات میں اور بلندی عطا
فرمائے، اور مؤلف حضرت مولانا سید متاز اشرفی صاحب کو اللہ تبارک و تعالیٰ اجر عظیم عطا
فرمائے، اور لوگوں کو اس کتاب سے نفع حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاه النبی الکریم علیہ و علی الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

سید شاہزاد احمد قادری

۹ شعبان المعلوم ۱۴۱۹ھ

دسمبر ۱۹۹۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحيم

عرضِ مؤلف

رسالہ برہان الصلوٰۃ کئھنے کا سبب یہ ہے کہ جب میں قدوری کے اساتذہ کتاب الصلوٰۃ سے
”صفۃ الصلوٰۃ“ پڑھا رہا تھا تو طباء نے کہا کہ جب ہم غیر مقلدین سے بات کرتے ہیں تو وہ
قدوری یا کسی اور فرقہ کی عبارت نہیں مانتے، اس لئے فقط قدوری یا کسی اور فرقہ کی عبارت کے ذریعے
رفع الیدين، آمین بالبھر، تراۃ الفاظ الامام وغیرہ پر قیل و قال کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا، لہذا ان
مسائل سے متعلق چند ایسی حدیثیں سمع کردی جائیں جو خاص و عام کیلئے مفید ہوں۔ اس پر میں نے
برہان الصلوٰۃ کے نام سے رسالہ کھانا، اور اس میں طباء اور عوام دونوں کا خیال رکھا، کیونکہ غیر مقلدین
عوام الناس کو بھی یہ ناٹر دیتے ہیں کہ فتنی حضرات حدیث پر عمل نہیں کرتے۔

رسالہ حدا کے پڑھنے سے قارئین پر یہ واضح ہو گا کہ جہاں ہم نے احادیث مبارکہ سے اپنے دلائل
پیش کئے، وہاں غیر مقلدین کے دلائل بھی نقل کئے، جبکہ غیر مقلدین رفع یہیں یا آمین بالبھر وغیرہ
مسائل سے متعلق قیل و قال کرتے وقت اپنے دلائل تو پیش کرتے ہیں مگر حاتفاق کے دلائل یکسر حذف
کر جاتے ہیں اور یوں کہنے لگتے ہیں کہ حاتفاق کے پاس عدم رفع یہیں یا آمین بالبھر وغیرہ سے متعلق
احادیث کے دلائل نہیں ہیں بلکہ صرف اخیر کے اقوال ہیں۔ ہم نے غیر مقلدین کے دلائل کا مناسب
اور آسان جواب بھی دیا ہے تا کہ قارئین پر واضح ہو جائے کہ حاتفاق نے ان احادیث کی بوسے
مسائل کا استنباط کیوں نہیں کیا۔ غیر مقلدین کے دلائل کے جوابات کیلئے زیادہ تر شرح معانی الآثار
عدمۃ القاری شرح بخاری، الموسوی طرسی اور بالبھر المأثث شرح کنز الدقائق کتب سے مددی گئی ہے۔
آخر میں دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ رسالہ حدا کو طباء اور عوام کیلئے نفع اور ہمارے لئے آخرت میں

طالب دعا

شافعی بناء۔ آمین بجاه النبی الکریم ﷺ

سید محمد متاز اشرفی غفران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَبْدَعَ الْأَقْلَاقَ وَالْأَرْضَيْنَ وَالصَّلْوَةَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ كَانَ نَبِيًّا وَأَدْمَمَ بَيْنَ النَّمَاءِ وَالظَّيْنِ وَعَلَى إِلَهٍ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ إِمَّا بَعْدَ: جَانَتْ حَيْثِيْنَ كَمْ رَوْجَهُ نَمَازٌ پُرَّ حَنَفَ طَرِيقَهُ عَالِمٌ اسْلَامٌ كَيْشَرَ تَعْدَادَهُ اپْنِيَا بُوا هُبَّ، احادیث مبارکہ کے مطابق ہے۔ اس لئے رسالہ ﷺ میں عام لوگوں کے استفادہ کی خاطر چیز چیزہ مسائل جن میں اختلاف پہلو پایا جاتا ہے احادیث مبارکہ کی روشنی میں انھیں اجاگر کیا جائیگا، اگر حنفی طریقہ سے نماز پڑھنے والے اسے ذہن نشین کر لیں تو ان شاء اللہ کافی فائدہ ہوگا۔ احادیث مبارکہ کا صرف ترجمہ پیش کیا جائیگا تا کہ یہ الزام عائد نہ ہو کہ یہ طریقہ احادیث مبارکہ میں نہیں ہے بلکہ اسکی تشریع میں ہے اگر آپ سے کوئی کہہ کے اسکا مطلب نہیں ہے بلکہ یہ ہے تو آپ انھیں کہہ دیں کہ آپ کا پیش کردہ مطلب حدیث میں نہیں ہے بلکہ آپ کی تشریع میں ہے، اس لئے ہم تو حدیث کے حکم پر عمل کریں گے تشریع آپ کو مبارک ہو۔

پوری کتاب میں کوئی ایسا لہجہ استعمال نہیں کیا گیا ہے جس سے فریق ہائی غصہ میں آئے، کیونکہ یہ مشاہدات میں سے ہے کہ جب کوئی غصہ میں آتا ہے تو دلائل و برائیں مُخکر ادیتا ہے اور ہدیت دھرمی پر اتر آتا ہے، اگر کتاب میں کوئی ایسا جملہ نظر آئے جو فریق ہائی کیلئے قابل اعتراض ہو تو سمجھ جائیں کہ اس جملے کی وہاں پر اشد ضرورت تھی، اس لئے مجبوراً لکھا گیا ہے۔ کتاب ہذا مقصد صرف احراق حق ہے۔

فَمَنْ شَاءَ فَلِيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلِيُكْفُرْ.

ترجمہ: جس کا دل چاہے ایمان لائے اور جس کا دل چاہے انکار کرے۔

﴿كُلُّ حَرِيمٍ مِّنْ هَا تَحْكَمْتَكَ اَخْتَارَ جَاءَ مَنْ؟﴾

احتاف کا مفہوم: کانوں کی کوتک باتا تھا اٹھانا سنت ہے۔

غیر مقلدین کا مفہوم: دونوں کانوں کو تک باتھانا سنت ہے۔

احتاف کے دلائل

حدیث اول

عَنْ وَابْلِ بْنِ حُجَّرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ جَيَالَ أَذْنَيْهِ (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت دلائل بن حجر رض سے مردی ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، جب آپ نماز کیلئے عکبر فرماتے تو کانوں کے قریب باتھلے جاتے۔

حدیث ثانی

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلْفُتْحِ الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ إِبْهَاماً فَرِبِّيَا مِنْ شَحْمَتِيْ أَذْنَيْهِ (طحاوی ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رض سے مردی ہے آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرنے کیلئے عکبر فرماتے تھے تو باتھا اٹھاتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں انگوٹھے کانوں کی کوتک ہوتے۔

حدیث ثالث

عَنْ أَبِي حَمْيِدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ

يَدِيهِ حَمَاءُ وَجَهْهَهُ۔ (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت ابو محمد ساعدی ﷺ سے مروی ہے کہ بیٹک وہ اصحاب رسول ﷺ سے فرمایا کرتے تھے میں تم میں سب سے زیادہ صلوٰۃ رسول اللہ ﷺ جاتا ہوں، جب آپ نماز کیلئے کھڑے ہوتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ پہنچے چہرہ کے مقابل اٹھاتے۔

حدیث رابع

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلَيْبٍ قَدْ كَرَ بِاسْنَادِهِ مِثْلَهُ۔ (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت عاصم بن کلیب ﷺ نے اپنی سند سے واکل بن مجرب ﷺ کی نماز روایت کی ہے۔

حدیث خامس

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُورَيْرِثِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَبَرَ رَفِعَ يَدِيهِ حَدْوَى مَنْكِيَّهِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَاكَ فَقَالَ رَأَيْتَ أَبْنَ غُمَرَ يَفْعُلُ ذَاكَ وَ قَالَ أَبْنُ غُمَرَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعُلُ ذَاكَ۔ (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت مالک بن حوریرث ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب تکبیر فرماتے تو ہاتھ بلند فرماتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کا نوں تک پہنچ جاتے۔

غیر مقلدین کے ولائل

حدیث اول

عَنْ عَلَيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمُكْحُوبَةَ كَبَرَ وَ رَفِعَ يَدِيهِ حَلْمَوْ مَنْكِيَّهِ۔ (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت علیؓ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بیٹک آپ ﷺ جب نماز مکتوہ کیلئے تکبیر کہتے تو دونوں ہاتھ کا نوں تک پہنچ جاتے۔

حدیث ٹانی

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدِيهِ حَتَّى يُحَادِي بِهِمَا مَنْكِيَّهِ۔ (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت سالمؓ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو ہاتھ بلند فرماتے یہاں تک کہ کاندھوں کے مقابل ہوتے۔

حدیث ٹالث

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ جِئْنَ الْفَتْحَ الصَّلَاةَ رَفِعَ يَدِيهِ حَدْوَى مَنْكِيَّهِ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَاكَ فَقَالَ رَأَيْتَ أَبْنَ غُمَرَ يَفْعُلُ ذَاكَ وَ قَالَ أَبْنُ غُمَرَ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعُلُ ذَاكَ۔ (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت جابرؓ (رحمہ اللہ) سے مروی ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ جب نماز شروع کرتے تو کاندھوں تک ہاتھ اٹھاتے، پس میں نے اسکے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ ایسا کرتے ہیں اور حضرت عبد اللہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

غیر مقلدین کے ولائل کا جواب

حدیث اول کا جواب

حدیث حضرت علیؓ کا دو طریقے سے جواب دیا گیا ہے اولاً یہ کہ حدیث میں نفس ستم ہے کیونکہ ابن خزیمہ بھی حدیث اور اسی ابن ابی الزنا دکی سند سے روایت کرتے ہیں

مگر اس میں ہاتھاٹانے کا مطلقاً ذکر نہیں ہے۔ اسی طرح عاصم بن گلیب کی روایت میں بھی ہاتھاٹانے کا ذکر نہیں ہے۔ ثانیاً حدیث ابن ابی الزناد میں خطاب ہے اور جس حدیث میں خطاب ہواں کا جواب دینا ضروری نہیں ہے۔

حدیث ٹانی و ٹالٹ کا جواب

یہ دونوں حدیثیں عذر پر محوال ہیں کیونکہ سخت سردی کی وجہ سے نبی کریم ﷺ سر پر چادر ڈال کر نماز پڑھ رہے تھے، اس لئے ہاتھ زیادہ باہر کالا مشکل تھا۔ حضرت واکل بن حجر ﷺ اپنی حدیث میں خود اسکی وضاحت فرماتے ہیں جو کہ طحاوی شریف میں موجود ہے۔

(رفع الیدین)

احتفاف کا نہ ہب: صرف تکبیر تحریک کے وقت رفع الیدین ہے۔

غیر مقلدین کا نہ ہب: رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے انھی وقت بھی رفع الیدین منع ہے۔

احتفاف کے ولائل

حدیث اول

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ حَرَجَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَالِيَ أَرَاكُمْ رَافِعِيْ
أَيْدِيْكُمْ كَائِنًا أَذْنَابَ حَيْلٍ شَمِيسَ أَسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ الْخَغْ (مسلم شریف)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے رسول ﷺ ایک دن ہماری طرف شریف لائے تو فرمایا کہ مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں اس طرح رفع یہیں کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جس طرح شریف گھوڑے دم ہلاتے ہیں۔ نماز میں سکون سے رہو۔

حدیث ٹانی

عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدِيهِ إِلَى
قَرِيبٍ مِّنْ أَذْنِيهِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُ (ابو داؤد شریف)

ترجمہ: حضرت براءؓ سے مردی ہے کہ پیشک اللہ کے رسول ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یہیں فرماتے ہوئے ہاتھ کا نوں کی لوٹک اٹھاتے، پھر دوبارہ رفع یہیں نہیں فرماتے۔

حدیث ٹالٹ

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَا أَصْبَرَنِي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدِيهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ (زندي شریف)

ترجمہ: حضرت علقمةؓ سے مردی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا کہ کیا میں تم سب کو نمازِ رسول ﷺ پڑھ کر نہ بتا دوں؟ پس آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی مرتبہ (تکبیر تحریک کے وقت) رفع یہیں فرمایا۔

حدیث رابع

حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ گَلِيلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدِيهِ أَوَّلَ تَكْبِيرَةٍ
مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدَهُ (ابو داؤد شریف)

ترجمہ: حضرت عاصم اپنے والد حضرت گلیب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ صرف تکبیر تحریک کے وقت رفع یہیں کرتے، اس کے علاوہ نہیں۔

حدیث خامس

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَكْنُونَ يَرْفَعُ
بِهِمْ إِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ. (طَوَافِي شَرِيف)

ترجمہ: حضرت مجاهد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔
آپ نے سوائے تکبیر تحریم کے رفع یہیں نہیں فرمایا۔

حدیث سادہ

عَنْ أَسْوَدٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابَ يَرْفَعُ يَكْنَيْهِ فِي أُولَى تَكْبِيرَةِ لَمْ
لَا يَعُودْ. (طَوَافِي شَرِيف)

ترجمہ: حضرت اسود فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا کہ تکبیر تحریم میں
رفع یہیں فرماتے اسکے علاوہ نہیں۔

حدیث ساخ

عَنْ الْمُغَfirَةِ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ حَدِيثَ وَائِلٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
يَرْفَعُ يَكْنَيْهِ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ إِنْ كَانَ
وَائِلٌ مَرَّةً يَفْعَلُ ذَالِكَ فَقَدْ رَأَاهُ عَبْدُ اللَّهِ حَمْسِينٌ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذَالِكَ.

(طَوَافِي شَرِيف)

ترجمہ: حضرت مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے حدیث وائل کا تذکرہ کیا
کہ حضرت وائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تکبیر تحریم کے وقت رفع
یہیں فرماتے اور رکوع سے ابھتے وقت۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم، نے فرمایا کہ اگر وائل
کے ایک دفعہ دیکھا تو حضرت عبد اللہ بن مسعود نے پچاس مرتبہ دیکھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوائے تکبیر تحریم کے رفع یہیں نہ فرماتے۔

حدیث نامن

أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الرَّئِيْسِ رَأَى رَجُلًا يَرْفَعُ يَكْنَيْهِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ وَ
عِنْدَ رَفَعِ رَأْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ لَهُ لَا تَفْعَلْ فَإِنْ هَذَا شَيْءٌ فَعَلَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَرَكَهُ. (حمدہ القاری شرح بخاری)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو رکوع میں جاتے وقت اور ابھتے
وقت رفع یہیں کرتے دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رفع یہیں کیا پھر چھوڑ دیا۔

حدیث ناسع

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرْفَعُ
الْأَيْدِيْنَ إِلَّا فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنٍ فِي اِفتِتاحِ الصَّلَاةِ وَفِي التَّكْبِيرِ لِلْقُنُوتِ فِي
الْوَوْتَرِ وَفِي الْعِيدَيْنِ وَعِنْدَ اِسْتِلَامِ الْحَجَّ وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ
بَعْرَفَاتِ وَيَجْمَعُ فِي الْمَقَامَيْنِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ. (احمایہ بزرگ الدین بخاری)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ
نے فرمایا سات جگہوں پر ہاتھ المحماء سنت ہے، تکبیر تحریم کے وقت و تر میں قوت کیلئے تکبیر
کہتے وقت عیدین میں اسلام مجرکے وقت صفا اور مرود پر عرفات میں اور مقامین میں
جرتیں کے پاس۔

غیر مقلدین کے ولائل

حدیث اول

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَوْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ يَرْفَعُ
يَدَيْهِ حَلْمَوْ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَرَ لِرَكْعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ
الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَمَا لَكَ أَيْضًا الْخُ (بخاری شریف)

ترجمہ: عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما روى أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أپنے
دو نوں ہاتھ کا مدون تک اٹھاتے، جب آپ نماز شروع فرماتے اور جب رکوع کیلئے
کلیبر فرماتے، اسی طرح جب رکوع سے سرا اٹھاتے۔

حدیث ثانی

قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمِيدَ السَّاعِدِيَ فِي
عُشْرَةِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ أَبْنَوْ فَتَادَةً قَالَ قَالَ أَبْنُ حَمِيدٍ أَنَا
أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ الْخُ (ابوداؤ شریف)

ترجمہ: عبد الحمید بن عمار نے حضرت کہا کہ مجھے محمد بن عمر و بن عطا نے بتایا، محمد بن عمر و بن عطا
نے فرمایا کہ میں نے ابو حمید ساعدی سے سن اجس میں دس اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں
ان میں سے ایک ابو قتادہ بھی ہیں، آپ نے فرمایا کہ ابو حمید نے فرمایا کہ میں
صلوٰۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ جانتا ہوں (اس حدیث میں بھی رکوع میں جاتے
وقت اور اچھتے وقت رفع الیدین کا ذکر ہے)

حدیث ٹالٹ

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ إِذَا رَسَّعَ وَإِذَا رَفَعَ
رَأْسَهُ مِنْ رُكُوعِهِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُخَادِيَ بِهِمَا فَوْقَ الْأَذْنِيَهُ (سلم شریف)

ترجمہ: حضرت مالک بن حويرث سے مردی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا کہ جب آپ رکوع فرماتے اور جب رکوع سے سرا اٹھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رفع
ہدین فرماتے ہیاں تک کہ ہاتھوں کو کانوں کی لوٹک اٹھاتے۔

حدیث رابع

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَحَ الصَّلَاةَ وَ
جِئْنَ يَرْسَعُ وَجِئْنَ يَسْجُدُ۔ (بن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابو هریرہ سے روایت ہے کہ پیش کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع ہدین
فرماتے تھے جب آپ نماز شروع فرماتے اور جب رکوع وجوہ فرماتے۔

حدیث خامس

عَنْ وَائِلِ أَبْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ يُكْبِرُ لِلصَّلَاةِ وَ
جِئْنَ يَرْسَعُ وَجِئْنَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ الرُّكُوعِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ جِئْنَ أَذْنِيَهُ

(ابوداؤ شریف)

ترجمہ: حضرت واکل بن حجر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب
آپ نماز کیلئے کلیبر فرماتے تو رفع ہدین فرماتے اور جب آپ رکوع میں جاتے اور جب
رکوع سے سرا اٹھاتے تو ہاتھ کانوں کی لوٹک اٹھاتے۔

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

حدیث اول کا جواب

اس حدیث پاک کے راوی حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله عنهما ہیں، سند صحیح سے ثابت ہے

کہ آپ رفع یہین نہیں فرماتے تھے۔ راوی کا اپنی روایت کے خلاف عمل کرنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ بیان کردہ حدیث منسوخ ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسی حدیث دکھاؤ جس میں لکھا ہو کہ رفع یہین والی حدیث منسوخ ہیں۔ ایسا مطالبہ کرنے والے یا تو قواعد سے لاعلم ہیں یا قواعد تو جانتے ہیں لیکن چشم پوشی سے کام لیتے ہیں۔ قرآن کریم کے چوتھے سپارے میں زنا کی حدیث بیان کی گئی ہے۔

فَإِنْ شَهَدُوا فَأَنْسِكُوهُنَّ فِي الْبَيْوَتِ حَتَّى يَنْعَفُهُنَّ الْمَوْتُ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا.

ترجمہ: پس اگر زنا کو اسی سے ثابت ہو جائے تو انہیں گھروں میں روک دو، یہاں تک کہ انہیں موت آجائے یا اللہ ان کیلئے کوئی راہ نکالے۔

اس آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ زنا کی حدیث کیلئے گھر میں بند کر دیا ہے یا اللہ تعالیٰ ان کی تو بقول فرمائے۔ سورہ نور میں ہے۔

أَلْزَانِي وَالزَّانِي فَاجْلِدُهُو كُلُّ وَاجِدٍ مِنْهُمَا مَا نَهَا جَلْدَهُ.

ترجمہ: (غیر شادی شدہ) زانی اور زانی کو سوکوڑے لگاؤ۔

اس آیت سے ثابت ہو رہا ہے کہ زنا کی حدیث منسوخ ہے ہیں۔ اب دونوں آیتوں میں تقطیق کی صورت یہیں ہو گئی کہ چوتھے سپارے والی آیت سورہ نور کی آیت سے منسوخ ہے۔ حالانکہ اس آیت میں منسوخ کا لفظ نہیں ہے تو پھر کیسے منسوخ ہو گئی ساں کا آسان جواب یہ ہے کہ ایک حکم کی گلہ جب دوسرا حکم آجائے تو پہلا حکم خود بخوبی منسوخ ہو جاتا ہے جا ہے لفظ منسوخ ہو یا نہ ہو۔ اس اسی طرح حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما مسلم شریف کی حدیث جو حضرت جابر بن سرہؓ سے مردی ہے میں منسوخ ہے کیونکہ رفع یہین کے خلاف نبی

کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”کیا یہ ہے کہ میں تم کو شریعہ مکوڑے کے ڈم ہلانے کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھتا ہوں (یہاں تشبیہ فقط حرکت میں دی گئی ہے نوعیت میں نہیں) لہذا یہ مطالبہ کہا کہ لفظ منسوخ دکھاو، انصاف پسندی سے دور ہے اور امت میں انتشار کا سبب ہے۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ یہ حدیث فعلی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث (بوجود یہث نمبر ۹ ہے) قولی ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ حدیث قولی کو حدیث فعلی پر ترجیح ہو گی الہد اس حدیث پر حدیث اہن عباس رضی اللہ عنہما کو ترجیح دی جائیگی، لہذا سوائے تکمیر تحریک کے رفع یہین نہیں کر پہنچے۔

اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ جب احادیث مبارکہ میں تعارض ظاہر ہو تو آثار صحابہ کی طرف رجوع کرتے ہیں جب ہم نے آثار صحابہ کی طرف رجوع کیا تو صحابہ کی کثیر تعداد کو بعد میں رفع یہین پر پاپیا۔

حدیث زانی کا جواب

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ امام ابو داود رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کوئی طرق سے بیان کیا ہے، ان میں سے ایک روایت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے مردی ہے جس میں روکوں میں جاتے اور روکوں سے اچھتے وقت رفع یہین کا ذکر نہیں ہے۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اس کی سند میں عبد الحمید بن حنفیز ہیں اور یہ ضعیف ہیں لہذا پیش کردہ حدیث ضعیف ہے۔

اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ اس کی سند میں محمد بن عمرو بن عطاء ہیں اور انہوں نے ابو حمید ساعدی سے یہ حدیث نہیں سنی، کیونکہ ابو حمید ساعدی خلافت ولید بن زین یہ بن عبد الملک

میں انتقال فرمائچے تھے اور انکی خلافت ۱۲۵ھ میں تھی۔

حدیث ٹالٹ کا جواب

یہ حدیث غیر مقلدین کی دلیل نہیں بن سکتی، کیونکہ غیر مقلدین کے زدیک کاندھوں تک ہاتھاٹھا سنت ہے جبکہ اس حدیث میں کانوں کی کوتک ہاتھاٹھانے کا ذکر ہے۔

حدیث رامع کا جواب

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش ہیں، امام نسائی نے انھیں ضعیف تایا ہے۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے اُنھیں وقت بھی رفع یہیں کا ذکر ہے جبکہ غیر مقلدین سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے اُنھیں وقت رفع یہیں کرتے، اور نہ ان کے زدیک اس وقت رفع یہیں سنت ہے، اس لئے یہ حدیث ان کی دلیل نہیں بن سکتی۔

حدیث خامس کا جواب

یہ حدیث بھی ان کی دلیل نہیں بن سکتی ہے کیونکہ اس میں بھی کانوں تک ہاتھاٹھانے کا ذکر ہے اور غیر مقلدین کاندھوں تک ہاتھاٹھانے کے قائل ہیں۔

(امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا)

احتفاف کا نہ ہب: نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے، لیکن امام کے پیچھے نہیں۔
غیر مقلدین کا نہ ہب: نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور امام کے پیچھے بھی۔

احتفاف کے ولائل

حدیث اول

عَنْ أَبِي مُوسَىٰ ۖ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ۖ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامَ لِيُؤْتَمْ بِهِ
فَإِذَا كَبَرَ فَكَبِرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَاقْرَأُوا ۚ (سلیمان ابو داؤد، بن ماجہ)
ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ عشریؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام بنی اسرائیل کے نام لئے جانا ہے تا کہ اس کی اقتداء کی جائے، پس جب وہ بخیر کہے تو تم بھی بخیر کوہ
اور جب وہ قرأت کر لے تو تم خاموش رہو۔

حدیث ٹانی

عَنْ أَبِي الْمُرْدَاءِ ۖ قَالَ سُبْلَ رَسُولَ اللَّهِ ۖ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ ۖ قَالَ
نَعَمْ ۖ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَجَبَتْ هَلِمْ فَالْتَّفَتَ إِلَيْيَ وَسَكَنَتْ أَقْرَبُ الْقَوْمِ
مِنْهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا فَدَعَهُمْ ۝ (نسائی)
ترجمہ: حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا ہر نماز میں قراءت ہے، فرمایا ہاں۔ انصار میں سے ایک شخص نے کہا یہ واجب ہو گئی، پس آپ نے میری طرف التفات فرمایا اور میں لوگوں میں سب سے زیادہ آپ سے قریب تھا، پس آپ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے نہیں، جب وہ قوم کی امامت کر لے تو اسکی قرأت کافی ہے۔

حدیث ٹالٹ

عَنْ آنِسٍ ۖ أَنَّ النَّبِيَّ ۖ صَلَّى ۖ بِأَصْحَابِهِ ۖ فَلَمَّا قُطِّعَتِ صَلَاةُ الْأَفْلَى
عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ ۖ فَقَالَ أَتَقْرَأُ وَنَ فِي صَلَاةِ كُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ

فَسَمِعُوا فَقَالَ لَهَا ثُلَكَ مَرْأَةٌ فَقَالُوا إِنَّا لَنَفْعَلُ فَأَلَّا تَفْعَلُوا. (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت انس ﷺ سے مردی ہے کہ بیٹک نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی، پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو قوم کی طرف چہرہ مبارک کیا اور فرمایا کہ کیا تم لوگ امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو، حالانکہ امام قراءت کرتا ہے، پس سب خاموش ہو گئے آپ نے اسے تین مرتبہ دہرا�ا تو لوگوں نے کہا کہ بیٹک ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم سب قراءت نہ کرو۔

حدیث رابع

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَمْدَةِ اللَّهِ يَقُولُ مَنْ صَلَى رَجُلَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْ القُرْآنِ فَلَمْ يُصْلِلْ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ. (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک رکعت بھی بغیر سورہ فاتحہ کے پڑھے، پس اس نے نمازوں میں پڑھی سوائے امام کے پیچھے ہو۔

حدیث خامس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ صَلَاةً أَطْلَنَ أَنَّهَا الصُّبْحَ فَقَالَ هُلْ قَرَأْتُ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لَيْ أَنَّرُ الْقُرْآنَ. (ترمذی نسائی، ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابو هریرہ ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی امامت کی۔ میرے خیال میں وہ صبح کی نمازوں کی پڑھنے پر آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کسی نے قراءت کی ہے۔ ایک شخص نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا بیٹک میں بھی کہہ رہا تھا کہ

مجھے کیا ہوا کہ قرآن میں مجھ سے چھڑا کیا جا رہا ہے۔

حدیث سادس

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَلَمْ قَرَأْهُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ قَرَأَهُ اللَّهُ . (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت جابر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کیلئے امام ہو، پس بے شک امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے۔

غیر مقلدین کے ولائل

حدیث اول

عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّابِيتِ يَتَلَمَّعُ بِهِ الْبَيْنَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِيَقْرَأْخَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا . (ابوداؤ شریف)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صابیت ﷺ سے مردی ہے فرمایا نبی ﷺ نے اس کی نماز کامل نہیں جو سورہ فاتحہ اور کوئی سورت نہ پڑھے۔

حدیث ثانی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَةِ لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمْ القُرْآنِ

بِأَمْ القُرْآنِ . (سلم شریف، ابوداؤ)

ترجمہ: حضرت ابو هریرہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور سورہ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ نمازوں قص ہے، نقص ہے، نقص ہے یعنی ناکمل ہے۔

حدیث عاشر

عن العلاء بن عبد الرحمن انه سمع ابا السائب مولى هشام بن زهرة يقول سمعت ابا هريرة رض يقول قال رسول الله صل من صلی صلاة لم يقراء فيها بام القرآن فھی خداج فھی خداج غير تمام فقلت يا ابا هريرة رض انى اكون احياناً وراء الامام قال اقرء هایا فارسي في نفسك. (ابو داود ثریف)

ترجمہ: حضرت علاء بن عبد الرحمن سے مردی ہے کہ بیٹھ کھوں نے ابو سائب هشام بن زهرہ کے آزاد کردہ غلام سے سنا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو هریرہ رض سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صل نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھے اور سورہ فاتحہ نے پڑھ تو وہ نماز ناقص ہے، ناقص ہے، ناقص ہے یعنی ناکمل ہے۔ میں نے کہا اے ابو هریرہ کبھی میں امام کی اقتداء میں نماز پڑھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ اے فارسی تو اے اپنے دل میں پڑھ۔

حدیث رابع

عن عبادة بن الصامت قال كنا خلف النبي صل في صلوة الفجر فقرأ فتقلت عليه القراءة فلما فرغ قال لعلكم تقرءون خلف امامكم قلنا نعم يا رسول الله صل قال لا تفعلوا الا بفاتحة الكتاب فإنه لا صلوة لمن لم يقرء بها. (ترمذی ابو داؤد ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رض فرماتے ہیں کہ ہم سب نبی صل کے پیچے نماز

نگہر میں تھے، پس آپ نے قراءت کی تو قراءت آپ پڑھنی ہو گئی، پس آپ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ شاید تم لوگ امام کے پیچے قراءت کر رہے تھے۔ ہم لوگوں نے کہا جی ہاں! یا رسول اللہ صل آپ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، موابع سورہ فاتحہ کے پس بے شک نماز کامل نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نے پڑھے۔

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

حدیث اول کا جواب

غیر مقلدین کا نہ ہب امام کے پیچے صرف سورہ فاتحہ پڑھنا ہے۔ اس کے علاوہ مقتدى کوئی اور سورت نہیں پڑھے گا۔ جبکہ پیش کردہ حدیث میں لفظ فصاعداً آیا ہے یعنی سورہ فاتحہ اور اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھے، لہذا یہ حدیث ان کی ولیل نہیں بن سکتی ہے کیونکہ ان کے نہ ہب کے خلاف ہے۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کی سند میں حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کو قتل کرنے کے بعد قال سُفْيَانُ لِمَنْ يُصَلِّي وَخَلَهُ فَرَمِيَ، حِسْ كَمْعَنِي يَهُ ہے کہ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث یعنی سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، اس کیلئے ہے جو تباہ پڑھ رہا ہو، لہذا یہ حدیث احتاف کی تو ولیل بن سکتی ہے لیکن غیر مقلدین کیلئے نہیں، کیونکہ ان کے زد دیک امام کے پیچے قراءت فرض ہے اور احتاف کے زد دیک تباہ نماز پڑھنے والے کیلئے سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے اور مطلقاً قراءت فرض ہے۔

حدیث ثالث کا جواب

ان دونوں حدیثوں میں فہمی بحث اور "غیر تمام" کے بعد غیر تمام کا لفظ آیا ہے اور "غیر تمام" بحث کی تفسیر ہے کوئا معنی یہ ہو گا کہ سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نا مکمل رہتی ہے اور جن چیزوں سے نماز نا مکمل رہے وہ اجابت نماز میں سے ہیں لہذا ان دونوں حدیثوں سے سورہ فاتحہ کا پڑھنا واجب ثابت ہو سکتا ہے لیکن فرض نہیں۔ غیر مقلدین کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اس لئے یہ دونوں حدیثیں ان کے حق میں مفید نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں حدیثیں احناف کے مذہب یعنی وجوب سورہ فاتحہ پڑھنے پر دلیل ہیں۔ حدیث ثالث میں افراء ہائیا فارسی فی نقیسک یعنی اے فارسی تو اے دل میں پڑھایا کریے حضرت ابو حیرہؓ کا قول ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس پر غور و فکر کر لیا کرو۔

حدیث رابع کا جواب

یہ حدیث بھی غیر مقلدین کیلئے مفید نہیں ہے کیونکہ اس سے زیادہ سے زیادہ جو ثابت ہو گا وہ یہ ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے، فرض ہونا کہاں ثابت ہے؟ اور غیر مقلدین کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس میں محمود بن رائق ہیں اور یہ ضعیف ہیں لہذا یہ حدیث ضعیف ہے اس سے فرضیت ثابت نہیں ہوگی۔

تیسرا بات یہ ہے کہ یہ حدیث وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرَحَّمُونَ کے نزول سے پہلے کی ہے مذکورہ آیت کے نزول کے بعد امام کے پیچھے مطلاً قراءت منع کر دی گئی اور فرمایا گیا "اور جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو۔ تحقیق کتم پر رحم کیا جائے"۔

﴿آمین کہنا﴾

احتفاف کا مذہب: امام اور مقتدی دونوں کیلئے آہستہ آمین کہنا سنت ہے۔
غیر مقلدین کا مذہب: امام اور مقتدی دونوں کیلئے جبری قراءت میں بلند آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔

احتفاف کے دلائل

حدیث اول

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجَّرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَيْرَ الْمَفْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الصَّائِمَيْنَ فَقَالَ أَمِينٌ وَخَفَضَ بِهَا صَوْنَةً. (زنی)

ترجمہ: حضرت والل، بن حجرؓ سے مروی ہے کہ بیٹک بنی علیؑ نے جب غیر المفضوب علیہم و لاصائمین پڑھا تو آپ نے آمین کی اور اپنی آواز کو آہستہ رکھا۔

حدیث ثانی

عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخْعَنِيِّ قَالَ أَرْبَعُ يُخْفِيْهِنَ الْأَمَامُ التَّعْوِذُ وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَسُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَأَمِينٌ. (عمدة القارئ شرح بخاری)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعنهؓ رحمۃ اللہ علیہ سے مروفا راویت ہے کہ چار چیزوں میں جنہیں امام آہستہ کیے گا، تعود (اغرود باللہ من الشیطان الرّجیم) بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحانک اللہم اور امین۔

حدیث ثالث

عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ عَمْرٌ وَعَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَجْهَرُانَ بِسْمِ

الله الرحمن الرحيم ولا آمين. (عمدة القارئ شرح بخاري)

ترجمہ: حضرت ابو اکل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سملہ اور آمین بلند آواز سے نکلتے تھے۔

غیر مقلدین کے دلائل

حدیث اول

عَنْ وَابْلِ بْنِ حُجْرٍ ﷺ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ وَلَا الظَّالِمُونَ
قَالَ أَمِينٌ وَمَدْبِهَا صَوْنَةً. (بنی شریف)

ترجمہ: حضرت والل بن حجر ؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ولا الظالین پڑھتے تھے تو اپنی آواز کھینچ کر آمین فرماتے۔

حدیث ثانی

وَقَالَ عَطَاءُ أَمِينٍ دُعَاءُ أَمِينِ الزَّبِيرِ وَمِنْ وَرَاءِهِ حَتَّىٰ إِنَّ لِلْمَسْجِدِ لِلْحَجَةِ.
(بخاری شریف)

ترجمہ: اور حضرت عطاء نے فرمایا کہ آمین دعا ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے آمین کی اور آپ کے پیچھے والوں نے یہاں تک کہ مسجد کو خجھی۔

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

حدیث اول کا جواب

حضرت والل ؑ کی روایت سے احناف کے دلائل میں تایا جا پکا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آمین آہستہ کی، اور اس حدیث میں ہے کہ آواز کو بلند فرمایا لہذا ان دونوں حدیثوں

کے ماہین تطیق کی کوئی صورت نکالیں گے اور وہ یہ ہے کہ مددبها صوتہ سے مراد ہے کہ اپ ﷺ نے آمین کو مدعا غرض کے ساتھ ادا فرمایا نہ کہ مدد قصر کے ساتھ۔ ایسی صورت میں دونوں حدیثوں پر عمل ہو جائیگا اور احناف اسی تطیق پر عمل کرتے ہوئے آمین آہستہ کہتے ہیں۔

اسکا دوسرا جواب یہ ہے کہ بلند آواز سے آمین کہنا اتفاق ہے قصد انہیں معمول کے مطابق آمین آہستہ کہنا ثابت ہے۔
اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ ایسا کہنا بیان تعلیم کیلئے ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ امام اور مفتی دونوں کیلئے آمین کہنا سنت ہے۔

حدیث ثانی کا جواب

بخاری شریف کی اس حدیث کو صحیح کیلئے پوری روایت ذہن نشین کریں اور وہ یہ ہے کہ ”حضرت ابن حجر ؑ نے حضرت عطاء سے روایت کی کہ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا حضرت عبد اللہ بن زبیر ؑ اورہ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہتے تھے، آپ نے فرمایا جی ہاں، اور وہ لوگ بھی آمین کہتے تھے جو آپ کے پیچھے ہوتے تھے یہاں تک کہ مسجد میں آواز کوئی جاتی تھی پھر فرمایا کہ آمین دعا ہے۔ یہاں یہ احتمال پیدا ہوتا ہے کہ ہو سکتا ہے خارج نماز تلاوت کی گئی ہو کیونکہ پوری روایت میں نماز کا ذکر کہیں پر بھی نہیں ہے۔ جب قاری خارج نماز تلاوت کرتا ہے تب بھی سورہ فاتحہ کے اختتام پر تالی اور سامع آمین کہتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہی کیفیت مراد ہو جاتی رہا کہ وَ مَنْ وَرَاءَهُ سے کچھ اشارہ ملتا ہے کہ نماز میں آمین کہنا مراد ہے لیکن یہ اشارہ بھی یوں خارج ہے کہ قاری جب تلاوت کرتا ہے تو لوگ اس کے ارد گرد حلقة بنا کر بیٹھتے ہیں، ایسی صورت میں کچھ لوگ

پچھے بھی ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ انہی لوگوں کو فَمِنْ وَرَاءَهُ سے تعبیر فرمائی ہو۔ اس احتجال کے بعد حدیث مذکور سے استدلال باقی نہیں رہتا۔

اگر مذکورہ صورت نہ بھی ہوتی بھی یہ روایت درایت کے خلاف ہے کیونکہ مسجد اس وقت کوئی ہی جب پختہ اور گلبدہ ای ہو، اس وقت مسجد کی چھت کھجور کے پتوں وغیرہ سے بنائی جاتی تھی اور ایسی چھت میں آواز کوئی نہیں ہے اس لئے یہ روایت درایت کے خلاف ہے۔

(ہاتھ کہاں باندھنا چاہیئے؟)

احتفاف کا نہ ہب: نماز میں مرد کیلئے داہنی ہتھیار میں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر ناف کے پیچے باندھنا سنت ہے۔

غیر مقلدین کا نہ ہب: سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔

احتفاف کے ولائل

حدیث اول

عَنْ أَبِي جَحْيَةَ أَنَّ عَلَيَا ﷺ قَالَ السُّنْنَةُ وَضْعُ الْكَفَّ عَلَى الْكَفَّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ الْمُرْسَةِ۔ (ابو جہیف مذکور احادیث کا نہ ہب)

ترجمہ: حضرت ابو جہیف سے مروی ہے کہ بے شک حضرت علیؓ نے فرمایا کہ نماز میں ناف کے پیچے ہتھیار پر ہتھیار رکھنا سنت ہے۔

حدیث ثانی

عَنْ أَبِي وَإِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبُنُ هُرَيْزَةَ أَخْذَ الْكَفَّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ

الْمُرْسَةِ۔ (ابو داؤد مطبوع صیروف)

ترجمہ: حضرت ابو داؤد کیلئے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو هریرہؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں ناف کے پیچے ہاتھ باندھنا ہے۔

حدیث ثالث

عَنْ آتِسِ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ النَّبِيِّ تَعْجِيلُ الْأُفْطَارِ وَ تَأْخِيرُ السُّحُورِ وَ وَضْعُ الْيَدِ الْيَمْنِيِّ عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ الْمُرْسَةِ۔ (اعتراف ابو داؤد صیروف القاری)

ترجمہ: حضرت آنسؓ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں اخلاقی نبوت میں سے ہیں۔ افطار جلدی کرنا، سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں واہنے ہاتھ کو کہاں باندھنا کیسے ہاتھ پر ناف کے پیچے رکھنا۔

غیر مقلدین کی ولیل

عَنْ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمْرَاجَ قَالَ صَلَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيَمْنِيَّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى صَدْرِهِ۔ (ابن حمزة مذکور احادیث کا نہ ہب)

ترجمہ: حضرت ولائل بن حمزةؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پہنچ آپ نے واہنے ہاتھ کو کہاں باندھنا کیسے ہاتھ پر رکھ کر سینہ پر رکھا۔

غیر مقلدین کی ولیل کا جواب

حدیث مذکور میں نبی کریم ﷺ کا عمل عمومیت کیلئے نہیں ہے بلکہ کسی حال کے ساتھ خاص ہے۔ اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ بیان جواز کیلئے ہے۔

(تشہد کے کلمات)

احتفاف کاندھب: حدیث ابن مسعودؓ کے مطابق الفایا تیشہداں ہیں۔

غیر مقلدین کاندھب: میں نے وحید ازماں کی کتاب ”نزل الابرار“ میں کتاب صفة الصلوٰۃ کا مطالعہ کیا تو اس میں بھی حدیث ابن مسعودؓ کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس لئے مسئلہ ہذا پر قیل و قال کی وجہے فقط ترجیحی پہلو آجا گر کیا جائیگا کیونکہ زمانہ حال میں کئی ایسے فرقے پیدا ہو گئے ہیں جو حقیقی حضرات کے تیشہداں کے کلمات پر اعتراض کرتے ہیں۔

حدیث ابن مسعودؓ

عَنْ شَفِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنَّا إِذَا صَلَيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى جَبَرِيلَ وَمِيكَانِيلَ السَّلَامُ عَلَى فَلَانَ وَفَلَانَ فَالنَّفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَيَقُلْ الشُّجَاعَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنْ كُنْتُمْ إِذَا قَلَّتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلُّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٌ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدَ أَنْ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ (بخاری) (مسلم) (ابوداؤ) (ابن ماجہ) (طباطبائی)

ترجمہ: حضرت شفیق بن سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ نبی ﷺ کے پیچے نماز پڑھتے تھے تھلو السلام علی جبریل و میکانیل اور السلام فلاں و فلاں کہتے تھے پس آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ میشک اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے پس تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ تو چاہیئے کہ وہ یوں کہے۔ الشُّجَاعَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ (پوری تحریکات) پس جب تم یہ کہہ لو گتو

تمہارا سلام زمین و آسمان پر اللہ کے نیک بندوں کو پہنچ گا پھر اشہد ان لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدَ أَنْ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ کہے۔

کلمات تیشہداں کی روایات

- تیشہداں کے کلمات میں مختلف روایات ہیں ان میں سے تیرہ روایات معرووفہ ہیں اور وہ یہ ہیں۔
- ۱۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت جسے احتفاف اپنی دلیل بناتے ہیں۔ (کتب صحاح ترست)
 - ۲۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جسے شوافعی اپنی دلیل بناتے ہیں۔ (کتب صحاح ترست) (بخاری کے)
 - ۳۔ حضرت عمرؓ کی روایت جسے مالکی حضرات اپنی دلیل بناتے ہیں۔ (طباطبائی شریف)
 - ۴۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت۔ (ابوداؤ شریف)
 - ۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی روایت۔ (بخاری شریف)
 - ۶۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی روایت۔ (طباطبائی)
 - ۷۔ حضرت عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہما کی روایت۔ (زندگی انسانی) (ابن ماجہ)
 - ۸۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت۔ (طباطبائی شریف)
 - ۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت۔ (مسلم) (ابوداؤ) (ابن ماجہ)
 - ۱۰۔ حضرت معاویہؓ کی روایت۔ (طباطبائی)
 - ۱۱۔ حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت۔ (طباطبائی)
 - ۱۲۔ حضرت جابر بن سرہؓ کی روایت۔ (ابوداؤ)
 - ۱۳۔ حضرت ابو محمد الساعدیؓ کی روایت۔ (طباطبائی)

نوٹ: ان تیرہ روایات کے میں صرف راویوں کے اسماء گرامی اور کتابوں کے نام لکھ دیئے گئے ہیں اگر حدیث کی پوری روایت نقل کی جاتی تو کتاب کی ضخامت بڑھ جاتی سا س مسلمہ میں ہر یہ شوق رکھنے والے حضرات کتابوں کے نام دیکھ کر پوری روایت ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔

حدیث ابن مسعودؓ کی ترجیح کے وجوہات

۱۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث ابن مسعودؓ کو صحیح الحدیث فرمایا، اور فرمایا کہ صحابہ کرام اور تبعین میں سے اکثر کامل اسی حدیث پر رہا ہے۔ (ترمذی)
۲۔ حضرت خصیف فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ کو کوں میں تشهد کے کلمات سے متعلق شدید اختلاف پایا جاتا ہے، کس حدیث پر عمل کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ حدیث ابن مسعودؓ کو لازم پکندا۔ (عمدة القارئ انس سوط نصی)

۳۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محدثین کے نزدیک پیش کردہ احادیث میں سب سے زیادہ محنت کے اعتبار سے حدیث ابن مسعودؓ ہے۔ اس کے بعد حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے۔ (شرح مسلم للإمام النووي)

﴿نمازِ وتر﴾

احتفاف کاندھب: درکی نماز ایک سلام سے تین رکعت ہے۔

غیر مقلدین کاندھب: درکی نماز کم از کم ایک رکعت ہے اور تین رکعت دو سلام ہیں۔

احتفاف کے ولائل

حدیث اول

عَنْ أَنَّسِ قَالَ الْوُتْرُ ثَلَاثَ رَجَعَاتٍ۔ (طحاوی شریف)
ترجمہ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ وتر تین رکعت ہے۔

حدیث ثانی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرَوْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتُرُ بِكُلِّ ثَلَاثَةِ رَجَعَاتٍ فَيَقُولُ إِنَّمَا يَقْصُعُ سُورَةُ مَنَّ الْمَفْعُولِ يَقْرَأُهُ فِي كُلِّ رَجَعَةٍ بِكُلِّ سُورٍ إِخْرَجُهُنَّ فَلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔ (ترمذی شریف)
ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ ان میں طوالی مفصل سے نو سورتوں کی تلاوت فرماتے۔ ہر رکعت میں تین سورتیں، ان میں سے آخری سورت فلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ہوتی۔

حدیث ثالث

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَتْ حَلْوَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَأَلَّمَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْبُدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرُهُ عَلَى إِحْدَى عَشَرَةِ رَجَعَاتٍ يُصَلِّي أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّمَا قَبْلَ أَنْ تُؤْتَرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔ (نسائی بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائش رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں نماز کیسے پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا

کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ رکعت پڑھتے تھے۔ چار رکعت پڑھتے اسکے حسن اور اسکے طول کے بارے میں نہ پوچھو، پھر چار رکعت پڑھتے، پس اس کے حسن اور طول کے بارے میں نہ پوچھو، پھر تین رکعت پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں پس آپ نے فرمایا کہ بے شک میری آنکھ سوتی ہے اور میرا دل نہیں سوتا۔

حدیث رابع

عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بَلَطْ بَسِيْحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا إِيْهَا الْكَفَرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَيَقُولُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْفَلَّوْسِ ثُلَّكَ مَرَاثِ يَمْدُبِهَا صَوْتَهُ فِي الْأَخِيرَةِ يَقُولُ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ (نَافِ شَرِيف)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت و تر پڑھتے تھے۔ سَبِيْحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، قُلْ يَا إِيْهَا الْكَفَرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے اور دعا نے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے اور جب سلام پھر تے تو سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْفَلَّوْسِ تین مرتبہ فرماتے۔ آخر میں اپنی آواز کو کھینچ کر ادا فرماتے، کہتے رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

حدیث خامس

عَنْ سَعْدِ بْنِ هَشَّامٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَمَلَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْلِمُ فِي رَكْعَيِ الْوَتْرِ (نَافِ شَرِيف)

ترجمہ: حضرت سعد بن ہشام روایت کرتے ہیں کہ پیشک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعت میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

حدیث سادس

عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرُ بَلَطْ بَسِيْحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا إِيْهَا الْكَفَرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (نَافِ شَرِيف)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ پیشک رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے۔ سَبِيْحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، قُلْ يَا إِيْهَا الْكَفَرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ سے۔

غیر مقلدین کے ولائل

حدیث اول

عن عبد الله بن عمر عن رسول الله ﷺ قال صلوة الليل مثنی مثلثی فاذا اردت ان تنصرف فارکع توتر بذلك ما قد صليت. (نافی شریف)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رات کی نماز و دو رکعت ہے، پس جب تم اونٹے کا ارادہ کرو تو ایک رکوع کرو، جو تم نے نماز پڑھی اسکو وتر کر دے گی۔

حدیث ثانی

عن عائشة ان النبي ﷺ کان يصلی عن الليل احدی عشرة رکعة يوتر منها بواحدة يضطلع على شفه الایمن. (نافی شریف)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ پیغمبر نبی ﷺ رات میں گیارہ رکعت نماز پڑھتے تھے ان میں سے ایک کے ساتھ وتر کرتے پھر اپنی سیدھی کروٹ لیت جاتے۔

حدیث ثالث

عن نافع ان عبد الله بن عمر كان يسلم بين الركعة والركعتين في الوتر حتى يامر ببعض حاجته. (بخاري ثریف)

ترجمہ: حضرت نافع سے روایت ہے کہ پیغمبر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہا درت میں ایک اور دو رکعت کے درمیان سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ اپنی بعض ضروریات کا حکم دیتے تھے۔

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

حدیث اول کا جواب

اس حدیث کا جواب خود اسی میں موجود ہے۔ دو دو رکعت کر کے جب نماز پڑھیں گے اور ایک رکعت ملا کر وتر ادا کریں گے تو تعداد تین ہو گی کیونکہ فرمایا: ثُوَّتُ بِذِلِكَ مَا قُدِّمَ صَلَوةً۔ یعنی جو تم پڑھ پچھے اسکو وتر کر دے گی۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ ثُوَّتُ کا مصدر الاینفار ہے اور یہ باب افعال سے ہے باب افعال کی خاصیت تعدد ہونا ہے لہذا تعدی اسی وقت ہو گی جب دو کے ساتھ ایک رکعت ملائی جائے۔

حدیث ثالث کا جواب

احتفاف کے دلائل میں حدیث نمبر ۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے گزر چکی

ہے۔ چار چار رکعت پڑھنے کے بعد تین رکعت ادا فرمائی۔ اس نے حدیث ثالث کی تفسیر خود راوی کی طرف سے موجود ہے کہ گیارہ رکعت میں سے آٹھ رکعت صلوٰۃ اللیل (تجدد) ہے اور تین رکعت وتر ہے۔

حدیث ثالث کا جواب

حضرت عقبہ بن مسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے درت سے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم دن کے وتر کو جانتے ہو، آپ نے فرمایا جی ہاں نماز مغرب یہ سن کر حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رات کے وتر بھی ایسے ہی ہیں۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے آپ کا فضل ثابت ہو رہا ہے اور حضرت عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت سے آپ کا قول ثابت ہو رہا ہے۔ قاعدے کے مطابق حدیث قوی کو ترجیح ہو گی اور وتر کا طریقہ نماز مغرب کی طرح ایک سلام سے تین رکعت ہو گا۔

(نماز تراویح)

احتفاف کافر ہب: تراویح کی نماز (۲۰) میں رکعت ہے۔

غیر مقلدین کافر ہب: تراویح کی نماز (۸) آٹھ رکعت ہے۔

احتفاف کے دلائل

حدیث اول

عَنِ السَّائبِ بْنِ يَزِيدِ الصَّحَابِيِّ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ
بِعَشْرِينَ رَكْعَةً وَ عَلَى عَهْدِ عُثْمَانَ وَ عَلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ۔ (موطأ ترمذی)
ترجمہ: حضرت سائب بن یزید صاحبیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ

میں بھی رکعت تراویح ہوتی تھی اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے دور میں بھی بھی رکعت تراویح ہوتی تھی۔

حدیث ثالث

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَمْرَرَ جَلَالًا أَنْ يُصَلِّيَ بِهِمْ فِي رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ رَكْعَةً.
(بیان عمرۃ القاری شرح بخاری)

ترجمہ: حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں لوگوں کو تینس ۲۳ رکعت (مع مرد) پڑھائے۔

حدیث چوتھا

عَنْ أَبْنَ عَبَّاسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ عِشْرِينَ رَكْعَةً سَوَى الْوُتُرِ۔ (بیان)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں وتر کے سوا بھی رکعت پڑھتے تھے۔

غیر مقلدین کی ولیل

حدیث

عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَيْفَ كَانَتْ صَلْوةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى أَحَدِي عَشْرَةِ رَكْعَةٍ يَصْلِي أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حَسَنَهِنَّ وَطَوْلَهِنَّ ثُمَّ يَصْلِي أَرْبَعاً فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حَسَنَهِنَّ وَطَوْلَهِنَّ ثُمَّ

يصلی ثلاثاً قالت عائشة فقلت يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اتنا مام قبل ان یو تر
قال يا عائشة ان عینی تنا مام ولا ینام قلبی. (بخاری شریف)
ترجمہ: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز کیسے پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار
رکعت پڑھتے، اس کے حصہ اور اسکے طول کے بارے میں نہ پوچھو پھر چار رکعت پڑھتے
اسکے حصہ اور طول کے بارے میں نہ پوچھو پھر تین رکعت پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جانتے
ہیں پس آپ نے فرمایا کہ پیشک میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل جا گتا ہے۔

غیر مقلدین کی ولیل کا جواب

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہما میں نماز تراویح کا ذکر نہیں ہے بلکہ امام المؤمنین رضی اللہ عنہما
نماز تجد کے بارے میں تاریخ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں
گیارہ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے اگر اس سے مراد تراویح ہو تو رمضان المبارک میں
توٹھیک ہے، غیر رمضان میں کوئی تراویح کی نماز ہوتی تھی۔ معلوم ہوا کہ حدیث مذکور
میں تراویح کی بات نہیں بلکہ نماز تجد کی بات ہو رہی ہے۔

دوسری ولیل یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو کتاب البجید
میں روایت فرمایا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ تجد کا بیان ہے نہ کہ تراویح کا۔

﴿اقامت کا بیان﴾

احتفاف کافہ ہب: قamat مثیل اذان کے ہے صرف قد فامت الصلوٰۃ کا اضافہ ہے۔

غیر مقلدین کافہ ہب: قamat میں سوائے قد فامت الصلوٰۃ کے کلہ ایک ایک مرتبہ ہے۔

احتفاف کے ولائل

حدیف اول

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ شُفَعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ (ترمذی شریف)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن زیدؑ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کریں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ سوائے قد فامت الصلوٰۃ کے۔

حدیف ثانی

عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ بَالِلِ أَنَّهُ كَانَ يُنْهَىُ الْأَذَانَ وَيُنْشَىُ الْإِقَامَةَ (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت اسود حضرت باللؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک آپ اذان اور اقامت میں کلمات دو دو مرتبہ ادا فرماتے تھے۔

حدیف ثالث

عَنْ أَبِي مُحْمَدٍ زَوْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِمَةً لِلْإِقَامَةِ مُخْلِّيَ مُشْفِيٍ (طحاوی شریف)

ترجمہ: حضرت ابو مذورؓ سے روایت ہے کہ بیشک رسول اللہ ﷺ نے انہیں اقامت میں دو دو کلمات سکھائے۔

غیر مقلدین کی ولیل

حدیف

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَيُوتَرُ إِلَيْهِ الْإِقَامَةُ إِلَّا إِلَاقَامَةً (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت باللؓ کو حکم دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کریں اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ سوائے قد فامت الصلوٰۃ کے۔

غیر مقلدین کی ولیل کا جواب

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ حدیث عبد اللہ بن زید النصاریؓ کو ترجیح دی گئی ہے کیونکہ یہی وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہوں نے خواب میں اذان اور اقامت کے کلمات ملائکہ سے سُنے اور تجھی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اپنا خواب بیان کیا۔ ظاہر ہے کہ ان کی روایت کو ترجیح دی جائیگی۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اثناء افراد کلمہ یا شفیع کلمہ سے نہیں ہے بلکہ بیان اقامت سے ہے یعنی اقامت بھی مثل اذان کے ہے لیکن اقامت میں قد فامت الصلوٰۃ کا اضافہ ہے۔

اس کا تیسرا جواب یہ ہے کہ بیان ایثار فی اللفظ مراد نہیں ہے بلکہ ایثار فی الصوت ہے۔ اسی وجہ سے احتفاف کے بیان اذان میں ترسیل یعنی ٹھہر ٹھہر کر کلمات ادا کرتے ہیں اور اقامت میں تحدیر یعنی کلمات جلدی جلدی ادا کرتے ہیں۔

﴿شانہ پڑھنے کا مسئلہ﴾

احتفاف کافہ ہب: دعاۓ استغفار میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ إِلَيْكَ جا گی۔

غیر مقلدین کافد ہے: دعائے استغاثہ میں اللہم باعد بینی الخ وابی حدیث
راجح ہے اور یہ شائع پڑھنا افضل ہے۔

احفاظ کے لائل

حدیث اول

عَنْ خَاتِمَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰتَهُ الْحَمْدُ إِذَا افْتَحَ الصَّلُوٰةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَبَارَكْ أَسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔ (ترمذی)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ نماز شروع
فرماتے تھے تو عکبر کہتے پھر دونوں ہاتھاٹاتے یہاں تک کہ دونوں انگوٹھے کانوں کی کوئی
پہنچ جاتے پھر سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ..... اخ پڑھتے۔

حدیث ثانی

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰتَهُ الْحَمْدُ يَسْقُبُحُ صَلَوَةَ
يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَبَارَكْ أَسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ
وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔ (ابن ماجہ، سنن نافی)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز
شروع فرماتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ..... اخ پڑھتے تھے۔

حدیث ثالث

عَنْ آنِسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيًّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰتَهُ الْحَمْدُ إِذَا افْتَحَ الصَّلُوٰةَ كَبَرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى

يُحَادِي بِإِيمَانِهِ أَذْنِيَهُ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَبَارَكْ
أَسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔ (دارقطنی)

ترجمہ: حضرت آنس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر نبی ﷺ جب نماز شروع
فرماتے تو عکبر کہتے پھر دونوں ہاتھاٹاتے یہاں تک کہ دونوں انگوٹھے کانوں کی کوئی
پہنچ جاتے پھر سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ..... اخ پڑھتے۔

غیر مقلدین کی ولی

حدیث

حدثنا ابو هریرہ قال کان رسول اللہ ﷺ یسکت بین التکبیر و بین
القراءۃ اسکاتہ قال احسبه قال هنیۃ فقلت بابی و امی يا رسول اللہ
ﷺ اسکاتک بین التکبیر والقراءۃ ما تقول قال اقول اللہم باعد
بینی و بین خطایا کما باعدت بین المشرق والمغارب اللہم نقنى من
الخطایا کما ینقى النوب الا یبعض من الدنس اللہم اغسل خطایا
بالماء والثلج والبرد۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت ابو زرعة رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم سے ابو هریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
رسول اللہ ﷺ عکبر اور قراءت کے درمیان سکوت فرماتے تھے۔ حضرت ابو زرعة رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو هریرہ رضی اللہ عنہ نے شاید اسکاتہ کی جگہ هنیۃ فرمایا پس
ابو هریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر فدا
ہوں، آپ عکبر اور قراءت کے درمیان سکوت میں کیا پڑھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے

فَرَمَا يَا كَمِيلُ اللَّهُمَّ بَاعْدَ بَيْنِ وَبَيْنِ خَطَايَايِي اَلْخَ پڑھتا ہوں۔

غیر مقلدین کی دلیل کا جواب

احاف اس حدیث کو ترجیح دیتے ہیں جس میں شاء کے کلمات سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَسَبَّحْتَنَا کے سے شروع ہوتے ہیں کیونکہ قرآن کریم میں آتا ہے، فَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسٍ الْعَلِیِّ پس تو نماز پڑھا پہنچ رہے رب کی حمد کے ساتھ اُخْشَاء جو احاف کے نزدیک مسنون ہے اس میں بھی و بحمدک کا لفظ آتا ہے جو کہ آنکہ کریمہ کے عین مطابق ہے اس لئے اسے ترجیح دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو شاء کے کلمات مروی ہیں احاف اسے صلوٰۃ اللّٰہ یا نوافل پر محول کرتے ہیں۔

﴿نماز میں سکتہ (خاموشی) کا مسئلہ﴾

احاف کا مذہب: نماز میں پہلا سکتہ عجیب اور قراءت کے درمیان کرتے ہیں۔ یہ سکتہ شاء پڑھنے کے واسطے ہے۔ اس کی تائید بخاری شریف کی وہ حدیث ہے جس میں حضرت ابو حریرہ رض نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام اپنے سکتہ میں کیا پڑھتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہم باعد بینی العالیہ پڑھتا ہوں۔

وہ سکتہ بعد قراءت قبل رکوع ہے، یہ سکتہ قراءت اور رکوع کے درمیان فصل کیلئے ہے مگر یہ سکتہ نہایت خیف سا ہوا چاہیئے ورنہ تاخیر رکن کی وجہ سے سجدہ سہولازم ہو گا۔

غیر مقلدین کا مذہب: مولوی و حیدر ازمی کی کتاب "زدل الامراء" کے مطابق تین "سکتے" ہیں اور بعض غیر مقلدین علماء کے نزدیک دو "سکتے" ہیں، پہلا سکتہ عجیب اور قراءت کے درمیان، یہ سکتہ شاء پڑھنے کیلئے ہے جیسا کہ حدیث بخاری سے ثابت ہے۔ دوسرا

سکتہ سورہ فاتحہ کے اختتام پر، (یہی سکتہ احاف اور غیر مقلدین کے ماہین محل نزاع ہے)۔

احاف: احاف اور غیر مقلدین کی دلیل اس باب میں ایک جیسی حدیث ہے اس لئے ہم مشترکہ دلیل پیش کرتے ہیں۔

سکتہ والی حدیث

عن سمرة قال سكتان حفظتهما عن رسول الله ﷺ فانكر ذلك
عمران بن حصين قال حفظنا سكتة فكتبنا الى ابى بن كعب بالمدينه
فكتب ابى ان حفظ سمرة قال سعيد فقلنا لقتادة ما هاتان السكتان قال
اذا دخل في صلوته اذا فرغ من القراءة. (تذكرة شریف)

ترجمہ: حضرت سرہ رض فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام سے "سکتے" یا دو کے درمیان بن حصین رض نے اس سے انکار کیا اور فرمایا کہ ہم نے ایک سکتہ باؤ دکبا، پس ہم نے ابی بن کعب رض کے پاس مدینہ منورہ میں خط لکھا تو حضرت ابی بن کعب نے حضرت سرہ رض کی قدیقی کی۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ ہم نے قتادہ سے کہا کہ وہ دو "سکتے" کہا کہا ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز میں داخل ہو (عجیب اور قراءت کے درمیان) اور جب کوئی قراءت سے فارغ ہو (قراءت کے بعد اور رکوع سے پہلے) کہاں کہاں ہیں۔ آپ نے سکتہ کوئی نماز میں داشل ہو (عجیب اور قراءت کے درمیان) اور جب کوئی قراءت سے فارغ ہو (قراءت کے بعد اور رکوع سے پہلے)

﴿جلسہ استراحت کا مسئلہ﴾

احاف کا مذہب: پہلی اور تیسرا رکعت کے بعد جدہ نانی کے بعد بغیر بیٹھنے کرنا ہواست ہے۔

غیر مقلدین کافد ہے: پہلی اور تیسرا رکعت کے بعد جہدہ ثانیہ کے بعد تھوڑا سا بیٹھ کر کھرا ہوا مستحب ہے۔

احتفاف کے ولائل

حدیث اول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَا فِي الصَّلَاةِ عَلَى صَلَوةِ فَلَمْ يَمْنَعْهُ (تَنْزِيْه)

ترجمہ: حضرت ابو هریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز میں اپنے (بنجوں کے مل) کھڑے ہوتے تھے۔

حدیث ثانی

عَنْ وَالِيلِ بْنِ حُجَّرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيًّا ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ (ابو واد)

ترجمہ: حضرت والل بن حجرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ فرمایا تو آپ نے اپنے دونوں گھنٹے، ہاتھ رکھنے سے پہلے زمین پر رکھئے اور جب سجدہ سے کھڑے ہوئے تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گھنٹوں سے پہلے اٹھائے۔

غیر مقلدین کی ولائل

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْعَوْنَى اللَّيْشِيِّ أَنَّ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْلِي فِي كَانِ إِذَا كَانَ فِي وَطَرِ مِنْ صَلَوَتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِي جَالِسًا (تَنْزِيْه)

ترجمہ: حضرت مالک بن حويرث لیشیؓ سے روایت ہے کہ پیشک انہوں نے رسول

اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو نماز پڑھتے دیکھا، جب آپ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو آپ اس وقت تک کھڑے نہ ہوتے تھے جب تک کہ مکمل طور پر بیٹھنے جاتے۔

غیر مقلدین کی ولائل کا جواب

احتفاف کے نزدیک یہ حدیث عذر پر محول ہے کیونکہ حالت کبر (سُنّت) میں صعبِ بدн کے سبب نبی کریم ﷺ نے جلسہ استراحت فرمایا، اگر امام اور مقتدی نماز کی طاق رکعت میں بجدہ ثانیہ کے بعد اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جائے تو پھر قیام کی دو صورتیں ہو گی اولاد اللہ اکبر دوبارہ کہہ کر قیام کی طرف جائیگا، اس سے بکیرات انتقالات میں اضافہ لازم آیے گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بغیر بکیرا مام اور مقتدی قیام کر پہنچے۔ اس صورت میں یہ لازم آیا کہ بعض مقتدی جو پھیل صفوں میں ہو گئے وہ امام سے پہلے بھی کھڑے ہو سکتے ہیں جبکہ بکیرات انتقالات کے ذریعے مقتدی امام کی بیرونی کرتا ہے اور یہاں بکیرات انتقالات نہیں ہیں، اس لئے امام کی متابعت (جو کہ شرط ہے) نہیں ہو سکے گی، ہر دو صورت سے عمل میں دشواری لازم آیگی اس لئے احتفاف جلسہ استراحت کو عذر پر محول کرتے ہیں۔

(رکوع و وجود کی تبعیق کا مسئلہ)

احتفاف کافد ہے: رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں بھی کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنا سنت ہے۔ اس کے علاوہ جو دعائیں منقول ہیں وہ سب نوافل کیلئے ہیں۔

غیر مقلدین کافد ہے: رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ اور سجدہ میں سُبْحَانَ

رَبِّيُّ الْأَعْلَىٰ کے علاوہ جو دعائیں منتقل ہیں ان کا پڑھنا بھی مسنون ہے۔

احتفاف کے ولائل

حدیث اول

عَنْ أَبِنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ رَبَّكُمْ فَقُلُّ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيِّ الْعَظِيمِ ثُلَّ مَرَاتٍ فَقَدِمْتُمْ رُكُوعَهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ وَإِذَا سَجَدْتُ فَقُلُّ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيِّ الْأَعْلَىٰ ثُلَّ مَرَاتٍ فَقَدِمْتُ سُجُودَهُ وَذَلِكَ أَذْنَاهُ۔ (ترمذی ابو داؤدن مaje)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مردی ہے کہ بیٹک بن علیؑ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص رکوع کرتے تو اپنے رکوع میں تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے پس اس کا رکوع کامل ہو گیا اور یہ اس کی ادنیٰ مقدار ہے اور جب سجدہ کرتے تو اپنے سجدہ میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے پس اس کا سجدہ کامل ہو گیا اور یہ اسکی ادنیٰ مقدار ہے۔

حدیث ثانی

عَنْ حَذِيفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيِّ الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيِّ الْأَعْلَىٰ وَمَا أَنِي عَلَىٰ إِيمَانِ رَحْمَةِ إِلَّا وَقَنَ وَسَأَلَ وَمَا أَنِي عَلَىٰ إِيمَانِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَنَ وَعَوْذَ۔ (ترمذی ابو داؤدن مaje)

ترجمہ: حضرت حذیفہ ﷺ سے روایت ہے کہ بیٹک انہوں نے نبی علیؑ کے ساتھ نماز پڑھی، پس نبی علیؑ اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور اپنے سجدہ میں

سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے اور کسی آیتِ رحمت پر نہ آتے مگر وقف کرتے اور رسول فرماتے اور کسی آیتِ عذاب پر نہ آتے مگر وقف فرماتے اور اللہ سے پناہ طلب کرتے۔

حدیث ثالث

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَّلَتِ الْفَسْيَحَ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَعَلْتُمْ هَا فِي رُكُوعِكُمْ فَلَمَّا نَزَّلَتِ الْفَسْيَحَ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ قَالَ إِذَا جَعَلْتُمْ هَا فِي سُجُودِكُمْ۔ (ابو داؤدن مaje)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر ﷺ فرماتے ہیں کہ جب (قرآن کی آیت) فسیح باشیم ربک العظیم نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے رکوع میں رکھ لواور جب (قرآن کی آیت) فسیح اسہم ربک الاعلیٰ نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا کہا سے سجدہ میں رکھلو۔

غیر مقلدین کے ولائل

حدیث اول

عَنْ عَائِشَةَ رضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكْثُرُ إِنْ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع و سجدے میں کثرت سے سبحانک اللہم ربنا اخ پڑھتے تھے۔ قرآن پاک کی آیت پر عمل کرتے تھے۔

حدیث ثالث

ترجمہ: تم میں جو شخص لوگوں کی امامت کرے چاہئے کہ وہ بکلی نماز پڑھائے۔ اس فرمان عالیشان کے مطابق احتجاف فرائض کے روکع میں صرف سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ کے قائل ہیں تا کہ نماز فرمان رسول ﷺ کے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ کے قائل ہیں تا کہ نماز فرمان رسول ﷺ کے مطابق بکلی رہے۔ باقی رہیں وہ دعائیں جو حادیث مبارکہ میں مردی ہیں نوافل میں اسے شوق سے پڑھیں۔ احتجاف نے کبھی منع نہیں کیا۔ غیر مقلدین کے دلائل میں سے حدیث ثانی میں ہے کہ نبی کریم ﷺ قد ر سورہ بقرہ روکع میں پھرے رہے اگر جماعت میں کوئی اتنی بھی مقدار میں پھرہ کر اس دعا کو پڑھے جو حدیث ثانی میں منقول ہے تو مقیناً لوگ جماعت میں حاضر ہونے سے قادر رہیں گے۔ اس لئے احتجاف ان تمام دعاؤں کو نوافل پڑھو جو مجموع کرتے ہیں۔

ناتمه

علم حديث میں امام اعظم ابو حیفہ حکامقام

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فیں حدیث میں مہارت رکھتے تھے مگر منصب فقاہت کے پیش نظر دنیاۓ اسلام میں محدث کے بجائے مجتہد کے نام سے زیادہ مشہور ہوئے۔ چند سطور پڑھنے کے بعد بخوبی اندازہ ہو جائیگا کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو فیں حدیث میں کس قدر مہارت تھی۔ یہاں ایک سوال بعض لوگوں کے ذہن کی بند کھڑی میں کوئی خاتا ہے کہ جب امام صاحب کو علوم و فنون میں اتنی زیادہ درست تھی تو آپ نے کتاب میں کیوں نہیں تصنیف فرمائیں۔ اس کا آسان اور سعید جواب یہ ہے کہ امام صاحب کے نزدیک تصنیف کتاب کا مقصد بنی نوع انسان کو راہ راست پر گامزن کرنا اور بھلکے

عن عوف بن مالك قال قمت مع رسول الله ﷺ فلم ير كع مكث
قدر سورة البقرة ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكون
والكبرباء والعظمة. (نافأ شريف)

ترجمہ: حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہم آپؓ نے رکوع فرمایا۔ سورہ بقرہ کی تلاوت کی مقدار رکوع میں پھرے اور آپؓ اینے رکوع میں سبحان ذی الجبروت انجیز ہتے۔

حدیث ثالث

عن جابر بن عبد الله عن النبي ﷺ اذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك امنت ولک اسلمت و عليك توكلت انت ربى خشيع سمعى وبصرى ودمى و لحمى و عصبي لله رب العالمين. (نائى شريف)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ النصاری رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ رکوع فرماتے تو رکوع میں اللہم لک رکعت اخ پڑھتے۔

غیر مقلدین کے دلائل کا جواب

جیسا کہ احناف کا مذہب بتاتے وقت بیان کر دیا گیا تھا کہ ان تمام دعاوں کو نوافل پر محمول کریں گے احناف کی طرف سے پیش کردا احادیث مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ رکوع اور تجدید کی شیعج کیا ہے؟ احادیث مبارکہ میں جو دعا میں منقول ہیں اگر ان تمام دعاوں کے ساتھ جماعت کرائی جائے تو نماز کافی نبی ہو گی جو لوگوں کی تغیر کا سبب ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مَنْ أَمْسَكَمْ فَلَيُخْفِفْ۔ (بخاری شریف)

ہو دس کو منزلِ مقصود تک پہنچانا ہے اگر یہی کام تصمیف کتاب کی بجائے تصمیف انسان کے ذریعے ہو جائے تو زیادہ بہتر اور موثر ہو گا، کیونکہ کتاب کا کام پڑھنا نہیں بلکہ پڑھانا ہے جبکہ انسان کا کام پڑھنا اور پڑھانا دونوں ہیں۔ اسی عکیلی طفیل کے پیش نظر امام صاحب نے تصمیف کتاب کی بجائے تصمیف انسان کو فوقيت دی اور ایسے شاگردان رشید پیدا کئے جو آسمانِ اسلام کے ستارے بن کر پھیلے۔ کثیر مسلمانوں کی تحقیق کو اپنے لئے جوت و دلیل بناتے ہیں اور امام صاحب کے ان شاگروں نے ایسی پیش بہا کتائیں تصنیف کیں جو استاد کی صلاحیتوں کی غمازی کرتی ہیں۔ ان شاگروں میں سے کسی کو زیادہ شہرت ملی اور کسی کو کم۔ کوئی فہری حدیث میں مشہور ہوئے تو کوئی فدق میں، کوئی لغت میں مشہور ہوئے تو کوئی استنباط مسائل میں۔ مثلاً الحجی بن سعید القطان امام الجرج والتتعديل کے نام سے مشہور ہوئے عبد الرزاق بن ہمام فہری حدیث میں ایسے ماہر تھے کہ ان کی کتاب جامع کبیر سے امام بخاری جیسی شخصیت نے بھی استفادہ کیا۔ یہ زید بن ہارون کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حفظ و اسناد و روایت میں ان کے مثل کسی کو نہیں دیکھا۔ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد علی بن مديین رحمۃ اللہ علیہ نے منہج اے علم کہا۔ امام صاحب کے شاگرد رشید عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب کی شاگردی پر نازل ہو کر فرماتے ہیں۔

لَوْلَا أَغَاثَنِي اللَّهُ بِأَبِي حَبِيبَةَ وَبِسُفْيَانَ ثُحْنَتْ كَسَائِرَ النَّاسِ.

ترجمہ: اگر اللہ تعالیٰ مجھے امام ابوحنیفہ و سفیان رحمۃ اللہ علیہما کے ذریعے سیراب نہ فرماتا تو میں عام لوگوں کی طرح ہوتا۔

آپ کے شاگردان رشید و کعب بن حجاج اور الحجی بن زکریا بن ابی زائدہ رحمۃ اللہ

علیہما تمنی طویل مدت آپ کی شاگردی میں رہے کہ لوگ انہیں صاحبانِ ابی حنیفہ کہنے لگے۔ اس تھوڑی سی بحث پر غور کیجئے کہ اتنے ہوئے ہوئے شاگرد ہو زمانے میں کسی نہ کسی فن کے ذریعے پہچانے گئے کیا کسی ایسے امام سے اتنی مہارت حاصل کر سکتے ہیں جن کو فقط دو حدیثیں آتی ہوں۔ جب فہری حدیث میں شاگردوں کا یہ عالم ہے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم حدیث کا کیا عالم ہو گا، کیونکہ قاعدہ ہے **الْعَلَامُ مَدَّهُ الْعِرْفٍ بِإِسْتَادِهِمْ**۔ شاگردوں کو ان کے استاد کے ذریعے پہچانا جاتا ہے۔

﴿تحصیل علمِ حدیث اور امام صاحب﴾

فہم و فراست اللہ تعالیٰ نے امام صاحب میں اس قدرو دیعت فرمائی تھی کہ مزید اس کیلئے آپ کو کسی کی شاگردی میں جانے کی ضرورت نہ تھی۔ البتہ تحصیل علمِ حدیث کیلئے آپ مختلف شہروں اور مختلف اساتذہ کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے فرمایا۔ کوفہ شہر کے مشہور شیوخ کرام سے حدیث کا سبق پڑھا، اور حریمین شریفین سے سندِ فضیلت بھی حاصل کی۔ آپ خود فصلہ دے سکتے ہیں کہ جو امام احریمین شریفین سے سندِ فضیلت حاصل کرے اور کوفہ کے مشہور شیوخ کرام سے دریں حدیث حاصل کرے کیا ان کے پاس صرف وحدیشوں کا علم ہو گا۔ تینیں علمِ حدیث میں آپ کو کامل و مترس حاصل ہو گی۔

﴿مجہد اور حدیث میں فرق﴾

حدیث کا کام فہری حدیث میں جرح و تعدیل اور اسماںے رجال وغیرہ سے متعلق تفییش کرنا ہوتا ہے عام ازیں کوئی حدیث احکام دین میں سے ہے یا نہیں ہے، جبکہ مجہد فہری حدیث میں جرح و تعدیل کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ٹھوڑا کھتہ ہے کہ کوئی حدیث احکام

دین سے ہے اس کے علاوہ مجتہد مذاہب سلف، الفت اور قیاس وغیرہ بھی فہری حدیث میں شامل کرتا ہے۔ اس لئے حدیث سے روایات کیشہ منقول ہو سکتی ہیں، جبکہ مجتہد سے ایسا نہیں ہوتا۔ لیکن اس کا مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مجتہد فہری حدیث نہیں جانتا بلکہ مجتہد فہری حدیث میں زیادہ قلیل و قال کرتا ہے اور یہ قلیل و قال بغیر فہری کے جانے کیے متصور ہو سکتی ہے۔ امام صاحب مجتہد فی الشرع ہونے کی وجہ سے زیادہ تر ان احادیث کریمہ میں مشغول رہے جو احکام دین سے متعلق تھیں۔ اس لئے امام صاحب پر یہ الزام عدم نہیں ہو سکتا کہ آپ سے بہت کم روایتیں منقول ہیں اور آپ نے کوئی کتاب نہیں لکھی۔ آپ کے منصب نے اتنی مہلت نہ دی کہ آپ کوئی کتاب لکھتے خلامہ ابن خلدون، "فصل علوم حدیث" میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں نے ائمہ مجتہدین کی جانب یہ بات منسوب کر دی ہے کہ انہیں فہری حدیث میں مہارت نہ تھی۔ اس بحث کے آخر میں فرماتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کچھ احادیث کا جانے والا احکام شرع کا صحیح صحیح اخراج کر سکے یہ تو اسی وقت ممکن ہو گا جبکہ انہیں فہری حدیث میں یہ طولی حاصل ہو۔

حافظ ابوالحسن ومشقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب عقوۃ الجمان میں خاص کر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عنوان سے باب باندھ کر لکھتے ہیں۔

الباب الثالث والعشرون في بيان كثرة حديثه و كونه من اعيان الحفاظ المحدثين
ترجمہ: تجیسوں (۲۳) باب اس کے بیان میں کہ (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) کیشہ الحدیث اور اعيان حفاظ محمد شیخ میں سے ہیں۔

اس مختصر بحث سے ثابت ہوا کہ امام صاحب محدث بھی ہیں اور مجتہد بھی، لیکن آپ کو درجہ شهرت مجتہد کی حیثیت سے حاصل ہوئی۔

﴿امام صاحب اور قلیل روایت﴾

باوجود اس کے کہ آپ کثیر الحدیث اور اعيان حفاظ محمد شیخ میں سے ہیں۔ روایت آپ سے قلیل ہے، ایک وجہ محدودیت نہیں بلکہ عدیم الفرق تھی اور آپ کے منصب ہیں۔ ایک نظر ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم السلام جمعین سے ملتی ہے۔ مثلاً: امیر المؤمنین سیدنا ابو بکر صدیق ﷺ نبی کریم ﷺ کے حضور سفر کے معمولات سے زیادہ واقع تھے مگر اس کے باوجود آپ سے کل سترہ (۲۷) روایتیں منقول ہیں۔ کیا کوئی مسلمان یہ کہنے کی ہمت کر سکتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کو اتنی ہی حدیثیں آتی ہیں، ان کے علاوہ نہیں۔ ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح حضرت فاروقی اعظم ﷺ سے کل پچاس (۵۰) روایتیں منقول ہیں کیا ان کے بارے میں بھی کوئی ایسا کہہ سکتا ہے کہ پچاس (۵۰) کے علاوہ اور حدیثیں نہیں آتی تھیں، ہرگز ایسا نہیں کہہ سکتا۔ ان دو مثالوں کے بعد ایک باشعور آدمی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قلیل روایت کو ان کے علم حدیث سے لاعلمی کی دلیل نہیں بنا سکتا۔ امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہہ فرماتے ہیں کہ امام صاحب کو احادیث کریمہ مثلاً مغازیٰ سیر، فقصص اور مواعظ میں کافی مہارت حاصل تھی۔ اس سے انکار سوائے حاصل دین اور معاند دین کے کوئی نہیں کر سکتا۔

﴿عمل بالحدیث اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ﴾

عام طور پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ امام صاحب اور ان کے پیروکار حدیث کے مقابلے میں قیاس پر عمل کرنا پسند کرتے ہیں حالانکہ معاملہ اس کے بر عکس ہے۔ اس مسئلے میں صرف ایک واقعہ پیش کرنا ہوں۔ اس واقعہ سے یہ مسئلہ نیم

روز کی طرح عیاں ہو جائیگا کہ امام صاحب حدیث پر عمل کرنے میں کتنے سخت ہیں، واقعہ یہ ہے۔

ایک دن حضرت سیدنا امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ سناء ہے آپ قیاس کے ذریعے میرے جد کریم ﷺ کی احادیث کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ سن کر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ معاذ اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی انسان جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوا، قیاس سے حدیث رسول ﷺ کی مخالفت کرے۔ پھر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں آپ سے تین سوالات کرتا ہوں آپ ان سوالات کے ذریعے بآسانی مطمئن ہو جائیں گے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آپ سوال کریں میں اس کا جواب دوں گا۔

پہلا سوال و جواب

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: مرد کمزور ہوتا ہے یا عورت؟

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: عورت

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: وراثت میں مرد کو زیاد حصہ ملتا ہے یا عورت کو؟

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: مرد کو (مرد کو وراثت میں عورت کے حصے کا دو گناہ ملتا ہے)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ عورت کو وراثت میں دو حصے ملنے چاہئے کیونکہ عورت کمزور ہوتی ہے اور کمزور دو کا زیادہ مستحق ہوتا ہے، لیکن ہم نے قیاس چھوڑ دیا اور آپ کے جد کریم ﷺ کے فرمان پر عمل کیا، اور پیشتاب کے نکلنے پر وشوکا اور شروع منی پر عسل کا حکم دیا اور یہی ہمارا نہ ہب ہے۔ میں ایک حصہ دینے کے قابل ہیں اور مرد کو دو حصے۔

دوسرا سوال و جواب

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: نماز افضل ہے یا روزہ؟

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: نماز

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: عورت جب حیض سے فارغ ہو جائے تو نماز کی قضاۓ کے ذمہ لازم ہے یا روزے کی؟

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: روزے کی۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ افضل کی قضاۓ ہوئی چاہئے یعنی نماز کی۔ لیکن ہم نے قیاس چھوڑ دیا اور آپ کے جد کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق حکم دیا کہ عورت حیض سے فراغت کے بعد روزے کی قضاۓ کریں گی، نماز کی نہیں۔

تیسرا سوال و جواب

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: پیشتاب زیادہ نجس ہے یا منی؟

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: پیشتاب

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: عسل پیشتاب نکلنے پر واجب ہوتا ہے یا منی کے نکلنے پر؟

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: منی کے نکلنے پر۔

قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ جو زیادہ نجس ہوا کسکے نکلنے پر عسل فرض ہونا چاہئے، لیکن ہم نے قیاس چھوڑ دیا اور آپ کے جد کریم ﷺ کے فرمان پر عمل کیا، اور پیشتاب کے نکلنے پر وشوکا اور شروع منی پر عسل کا حکم دیا اور یہی ہمارا نہ ہب ہے۔

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب کی یہ گفتگوں کر آپ کے سر اور واڑھی مبارک

کو بوسہ دینے لگے اور فرمایا کہ آپ حق بجانب ہیں۔ اس کے بعد سے امام باقر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تعظیم و مکریم میں اور اضافہ کر دیا اور آپ سے بڑی عقیدت رکھنے لگے۔ اس واقعہ سے اب یہ مسئلہ خوب سمجھ میں آگیا ہوگا کہ امام صاحب عمل بالحدیث کے کس قدر پابند تھے۔

﴿إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذَهَبٌ كَمَا يَا مَطْلَبٌ﴾

امام صاحب نے چونکہ فتنہ حنفی کی تدوین کیلئے صحیح حدیثوں کو معيار بنایا اس لئے حدیث کی خوب چھان پھٹک کرتے تھے۔ جب حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہو جاتا تو پھر اس حدیث سے سوال کا استنباط فرماتے اس لئے آپ نے فرمایا اذا صلح الحدیث فهو مذهبی۔ یعنی جب حدیث ہر زاویے سے صحیح ہوتی تو ہمارا مذهب بنتا۔ بعض لوگوں کو اس مفہوم کے سمجھنے میں سبو ہوا اور انہوں نے اس کا مطلب یہ بیان کیا کہ میرے قول کے مقابلے میں اگر تمہیں حدیث صحیح مل جائے تو میرے قول کو چھوڑو۔ اگر چہ امام صاحب کے قول کا مفہوم یہ نہیں لکھتا ہم اگر ایسا بھی ہو تو تب بھی امام صاحب کے مذهب پر کوئی نقش نہیں آیا، کیونکہ جس شخص کو معلوم و یقین ہو گا کہ میرا کوئی قول حدیث کے خلاف نہیں ہے وہی ایسا کہہ سکتا ہے۔ امام صاحب کو یقین تھا کہ فتنہ حنفی میں کوئی ایسا کام نہیں ہے جو حدیث کے خلاف ہو، اس لئے آپ نے تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا اذا صلح الحدیث فهو مذهبی۔

دوسری بات یہ بھی ہے کہ امام صاحب کرنسی کے طور پر فرمائے ہیں کہ اگر تھناے بشریت میرے اقوال میں سے کوئی قول حدیث کے خلاف ہو تو میرا قول چھوڑ دینا اور حدیث پر عمل کرنا، یہ نہایت عمدہ بات ہے، اگر یہی طریقہ دوسرے لوگ بھی اپنے

اپنے مذهب کیلئے وضع کر لیں کہ جس کا قول حدیث کے خلاف ہوا سے چھوڑ دیا جائے تو جھگڑا ختم ہو جائیگا۔ خنیوں کو اس بات پر فخر ہے کہ ہمارا کوئی قول حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ احناف کے امام نے ڈٹ کر اذا صلح الحدیث فهو مذهبی فرمایا ہے۔ ایسا دعویٰ کسی اور امام و پیشوائے نہیں کیا۔ یہاں سے یہ مسئلہ بھی واضح ہو گیا کہ عمل بالحدیث پر سب سے زیادہ کوئی پابند ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے شاگردوں بالخصوص امام ابو یوسف، امام محمد اور امام حسن رحمۃ اللہ علیہم جمعیں کی قبور رحمت و رضوان کے پھولوں سے بھر دئے اور ان کا تمثیل کا جنت الفردوس بنائے، کیونکہ ان ائمہ کرام نے ہمیں احادیث مبارکہ پر عمل کا طریقہ بتایا۔ آمین۔ اور یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مذهب حنیف (جو اصل میں ۲۴۵۱ میں اسلام ہی ہے) پر قائم و داعم رکھے۔

آمین بجاه النبی الکریم والہ و اصحابہ و ائمۃ المجتهدین بالخصوص سیدنا امام ابی حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

سید محمد متاز اشرفی غفران

۲۸، جمادی الاولی ۱۴۱۹ھ

۲۰ نومبر ۱۹۹۸ء، وزیریک شنبہ